السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہت سے لوگ نماز میں بکثرت لغوکام اور حرکتیں کرتے رہتے ہیں، توکیا نماز کے باطل ہونے کےلیے حرکت کی کوئی حد متعین ہے؟اور بعض لوگ لگاتار تین حرکت کرنے سے نماز کو باطل قراردیتے ہیں، توکیا اس تحدید کی کوئی اصل ہے؟اور جولوگ اپنی نمازوں میں بکثرت لغوکام کرتے ہیں انہیں آپ کیا نصیحت فرماتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں اطمینان وسکون ملحوظ رکھنا، نیز لغوکام سے اجتناب کرنا ہر مومن مردوعورت کےلیے ضروری ہے، کیونکہ اطمینان وسکون نماز کا ایک رکن ہے، جیساکہ صحیحین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے ایک شخص کوجس نے اپنی نماز میں اطمینان ملحوظ نہیں رکھا نماز دہرانے کا حکم دیا، پس نماز میں خشوع وخضوع اور حضور قلب ہر مسلمان مردوعورت کےلیے مشروع ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ١ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ٢ ... سورة المؤمنون

''فلاح یاب ہوگئے وہ مومن جو اپنی نماز میں خشوع برتتے ہیں۔''

نماز میں لباس اور داڑھی وغیرہ سے کھیلنا مکروہ ہے، اور اگر یہ فعل لگاتار اور کثرت سے ہوتو حرام اور نماز کے باطل ہونے کا سبب ہے، جولوگ نماز کے باطل ہونے کےلیے تین حرکتوں کی تحدید کرتے ہیں ان کا یہ قول ضعیف اور بے بنیاد ہے، بلکہ یہ امر نمازی کے اعتقاد پر موقوف ہے، اگر نمازی کا اعتقاد یہ ہے کہ اس نے لگاتار اور کثرت سے حرکتیں کی ہیں تو اسے فرض نماز کی صورت میں نماز دہرانا ہوگا اور اللہ سے توبہ کرنی ہوگی۔

ہر مسلمان مردوعورت کےلیے میری نصیحت ہے کہ وہ نماز میں خشوع وخضوع کا اہتمام کریں، نیز معمولی حرکت وعبث سے بھی اجتناب کریں، کیونکہ نماز کی بڑی اہمیت ہے، یہ اسلام کا ستون اور شہادتین کے اقرار کے بعد اسلام کا اہم ترین رکن ہے، نیز قیامت کے دن بندوں سے سب سے پہلے اسی کے متعلق پوچھ تاچھ ہوگی، اللہ تمام مسلمانوں کو اپنی مرضی کے مطابق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 99

محدث فتویٰ